مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

رمضان کی اہمیت۔ قرآن اور رمضان
عورتوں کے لیے ذکر

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 47 سائیڈ B 1985 - 05 - 31)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ تو آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہ رمضان المبارک کے دن ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت اور اِن اوقات میں کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کی خاص مناسبت ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت ہے، استغفار ہے، دُعا ہے، ذکر کی کثرت ہے جس طرح بھی ہو جس کلمات سے بھی ہو، اِس کے اِن دنوں میں خاص اثرات مرتب ہوتے ہیں

رمضان میں اچھے اور بُرے عمل کا اثر :

حضرت مجدد صاحب ؒ تحریر فرماتے ہیں ایک جگہ، کہ جیسا رمضان گزارے گا آدمی ویسے ہی اُس کے اثرات ہوں گے۔ خدا کی یاد میں اگر گزارا ہے تو سارے سال اِس کے اثرات رہیں گے، غفلت میں گزارا ہے تو سارے سال اِس کے اثرات رہیں گے، تو اتنا زیادہ رمضان کے اعمال کو دخل ہے تو قرآن پاک کی تلاوت وہ تو ہو ہی جاتی ہے تراویح میں سُننا بھی ہو جاتا ہے حفاظ جو ہیں اُنھیں یاد کرنے کی وجہ سے زیادہ پڑھنا پڑتا ہے۔

رمضان میں کیا کیا کرنا چاہیے :

باقی اور چیزیں کون سی ایسی ہیں کہ جو اِن دنوں میں کی جائیں تو دُعا، استغفار، تسبیح تہلیل (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ پڑھنا)، یہ چیزیں ایسی ہیں جو کثرت کے ساتھ کرنی چاہئیں۔ اِس میں اجر وثواب بھی ہے اور خدا کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے، درود شریف کی کثرت کی بھی بڑی فضیلت ہے اور کچھ مقدار مقرر کر کے پڑھتا رہے، کسی چیز کی کچھ مقدار کسی چیز کی کچھ مقدار، اِس طرح سے کرلینا چاہیے۔ حدیث شریف میں آتا ہے اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَئُهٗ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ [1]

اس حدیث شریف میں سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ تسبیح جو ہے وہ نصف میزان ہے جیسے ترازو کسی بھی چیز کے تولنے کے لیے رکھی جائے تو ایک طرف باٹ رکھ دیا جائے دوسری طرف سبحان اللہ رکھ دیا جائے تو یہ نصف میزان بن جائے گا نصف ترازو بن جائے گی بس وزن بتانا مقصود ہے کہ وزنی چیز ہے، اور آدھی بھر چکی تھی آدھی خالی تھی تو الحمد للہ جب بندہ کہتا ہے تو یہ گویا ترازو بھر جاتا ہے وہ ترازو کا نصف وزن ہوا اور یہ بقیہ نصف کو پورا کر دیتا ہے لہٰذا فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَئُهٗ، اور لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے یہ سیدھا اللہ کے پاس پہنچتا ہے یعنی مقبول ہوتا ہے، ہر چیز اللہ کے پاس ہے اللہ ہر جگہ ہے، مراد یہ ہے کہ مقامات جیسے بنادیئے ہیں جیسے مسجد بنادی ہے کہ جماعت کرو جیسے کعبۃ اللہ بنایا ہے کہ اِدھر رُخ کرو، ساری دُنیا میں جہاں بھی ہو اِدھر رُخ کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مقامات بنادیے ہیں تو اُس مقام تک یہ سیدھا پہنچ جاتا ہے، اِس کے درمیان کوئی حجاب نہیں کوئی رُکاوٹ نہیں اور حجاب ہونے نہ ہونے کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ میں اور بندے میں فاصلہ ہے چیزوں میں فاصلہ ہے پردے سچ مچ کے ہیں، ایک قسم کے پردے تو ہیں بلاشبہ جب ہی تو آنکھیں نہیں محسوس کرتیں ورنہ تو رویتِ باری تعالیٰ ہوتی لیکن یہ کہ فاصلہ ہو، فاصلہ نہیں ہے اللہ ہر جگہ موجود ہے، تو اِس میں بتایا گیا ہے کہ اِس کی قبولیت میں کوئی دیر ہی نہیں لگتی لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ میں اعتراف ہے کہ خدا کے سوا باقی کوئی قابلِ عبادت اور لائقِ پرستش نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۲

حدیث شریف میں آتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہتا ہے یعنی توحید کا اقرار کرتا ہے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اِن الفاظ سے مُخْلِصًا قَطُّ دل سے اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ تو اُس بندے کے لیے قبولیت کے واسطے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہ عرشِ الٰہی تک سیدھا پہنچ جاتا ہے۔ یہ فضیلت اِس جملہ کو حاصل ہے اس لیے اِس جملے کو بولنے والے کو بھی فضیلت حاصل ہوگئی، مگر وہ شخص جو یہ جملہ کہنے والا ہے اور اِس فضیلت کا مستحق ہوگا اُس کے بارے میں فرمایا کہ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ [1] جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچارہے گا۔ کبائر کا ارتکاب ایسی چیز ہے کہ اُس کے بعد قبولیت پر اثر پڑتا ہے اور فرق پڑتا ہے اور کبائر سے بچارہے اگر تو اتنا بڑا درجہ ہے۔

عورتوں کو کیا کرنا چاہیے :

آقائے نامدار ﷺ سے ایک صحابیہ نقل کرتی ہیں یُسَیرۃ اُن کا نام ہے مہاجر تھیں گھر بار ترک کر کے اسلام کے لیے ترکِ وطن کر کے تشریف لے آئی تھیں۔ فرماتی ہیں قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ یَعْنِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ . اس طرح کے کلمات جو خدا کی پاکیزگی بیان کرتے ہوں وہ کہتی رہا کرو اور فرمایا وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ اور یہ جو ہیں پَورے اِن سے گنا کرو ، گنتے تو ہیں ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمدللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اِنہی اُنگلیوں کے پوروں سے، اور بھی طریقے ہیں اِس کے جن میں اُنگلیوں پر ہزار تک بلکہ ہزاروں تک گنا جا سکتا ہے، تو ارشاد فرمایا اُنگلیوں سے گنتی رہو۔

اُنگلیاں گواہی دیں گی :

فَاِنَّ ھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ یہ جو اُنگلیاں ہیں اِن سے بھی پوچھا جائے گا خدا کے یہاں اور اِن سے بھی بلوایا جائے گا انھیں بولنے کی قوت دی جائیگی یہ جواب دیں گے یہ گواہی دیں گے، اور فرمایا وَلَا تَغْفُلْنَ وَتُنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ [2] اور غفلت نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر رحمتِ الٰہی سے تم محروم کر دی جاؤ بُھلا دی

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۲ [2] ایضاً

جاؤ۔ رحمت تمہارے حصے میں نہ آنے پائے ایسے نہ کرو، غفلت منع ہے۔ ذکر کسی نہ کسی طرح کرتا رہے آدمی یہ مطلوب ہے، ہر آدمی اُس مقام پر پہنچ جائے جو بڑے بڑے حضرات کا مقام ہے وہ تو کارِ دارد ہے لیکن اتنا جتنا کہ حدیث میں بتایا ہے اُتنا ہر آدمی کرتا رہے اور اِس سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے تو فائدہ ایک نسبت کا حاصل ہو جاتا ہے۔

نسبت کا مطلب :

نسبت کے معنیٰ کیا ہیں؟ نسبت کے معنیٰ ہیں ایمان کی قوت، اللہ کی ذات کے ساتھ دل کا ایک ربط خاص مضبوط قسم کا وہ نسبت کہلاتا ہے۔

یہ اذکارِ مسنونہ، تلاوت، تسبیح تہلیل وغیرہ اگر کرتے رہیں ایک عرصہ تک تو یہ نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والے کو بھی تفسیر پڑھنے پڑھانے والوں کو بھی، حدیث اور علوم دینی جو پڑھتے پڑھاتے ہیں اُن کو بھی اسی طرح سے حاصل ہو جاتی ہے ایک نسبتِ خاص تعلق مع اللہ قوی قسم کا جس کے بعد پھر شک و تردد نہیں آتا اور اللہ اُس کو کفر سے اور کفریات سے محفوظ رکھتا ہے۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے یہ طریقے بتائے وہ کلمات بتائے جو خدا کو بہت پسند ہیں اور کتنے پسند ہیں وہ مثال دے دے کر بتایا کہ ایسے پسند ہیں ایسے پسند ہیں اور ایسے پسند ہیں، کہیں ترازو کا بتا دیا، کہیں یہ بتا دیا کہ اس کلمے اور خدا کے درمیان قبولیت میں کوئی فاصلہ نہیں، کوئی چیز حائل نہیں ہے آسمان و زمین کے فاصلے وہ بھی حائل نہیں بلکہ جیسے کوئی فاصلہ ہی نہیں۔ تو اس طرح سے آقائے نامدار علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے، اپنی رضا اور فضل و رحمتوں سے ہمیں دُنیا اور آخرت میں نوازے۔ آمین۔ اختتامی دُعا..